السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میری تین پھوپھیاں ہیں، ان میں سے بڑی ہمارے گھر میں' دوسری اپنے داماد کے ساتھ اور تیسری اپنے شوہر کے ساتھ رہتی ہے ۔ ان سب نے مل کر مجھ سے تعلق منقطع کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے کیونکہ یہ ہماری مشترکہ جائیداد کو میری اجازت کے بغیر فروخت کرنا چاہتی تھیں۔ حالانکہ میں بھی اس جائیداد میں ان کے ساتھ شریک ہوں اور پھر ابھی تک ہم میں سے کسی کو یہ بھی معلوم نہیں کہ اس کا حصہ کتنا ہے 'اس لیے میں نے خریدار کو نہ صرف اس جائیداد کے خریدنے سے منع کردیا 'بلکہ اس رقم کو بھی واپس کردیا جو اس نے انہیں ادا کی تھی۔ میں اس جائیداد یا اس کی قیمت سے کوئی استفادہ نہیں کرنا چاہتا 'اس لیے میں نے جائیداد کو انہی کے پاس رہنے دیا اور خود سفر پر چلا گیا۔ میں چاہتا یہ تھا کہ اس زمین کی پیداوار پر گزارا کریں اور گھر پر رہیں مگر اس میں از خود کوئی تصرف نہ کریں۔ ان کے قطع تعلق کے بعد میں نے بھی اپنے آپ کو ان سے الگ کرلیا ہے اور اب میں تن تنہا رہ رہا ہوں 'لیکن ڈرتا ہوں کہ قطع رحمی کی سزا کا مستحق قرار نہ پاؤں تو سوال یہ ہے کہ اس مسئلہ کے بارے میں کیا حکم ہے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ کا اپنی پھوپھیوں کو اپنے اس حق کے فروخت کرنے سے منع کیا جو انہیں باپ کی وراثت سے ملا ہے 'ظلم وزیادتی ہے کیونکہ ان میں سے ہر ایک کو اپنے حصہ میں تصرف کا شرعاً حق حاصل ہے اور کسی کو (اس وقت تک) یہ حق حاصل نہیں کہ وہ انہیں تصرف سے منع کرے 'جب تک وہ شرعاً اس میں تصرف کی اہل ہوں۔ آپ کے اور ان کے درمیان تعلق کے منقطع ہونے کا سبب آپ ہیں 'لہذا اس عظیم گناہ سے اللہ تعالیٰ سے توبہ واستغفار کریں۔ آپ ان سے معافی طلب کریں اور ان سے ملاقات کریں کیونکہ اللہ بزرگ وبرتر نے صلہ رحمی کا حکم دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذى تَساءَلونَ بِهِ وَالأَرحامَ ... ١ ... سور النساء

''اور اللہ سے جس کے نام کو تم اپنی حاجت براری کا ذریعہ بناتے ہو ڈرو اور (قطع مووت) ارحام سے بچو۔''

اور فرمایا:

وَءاتِ ذَا القُربىٰ حَقَّهُ... ٢٦ ... سورة الاسراء

''اور رشتی دار کو اس کا حق ادا کرو۔''

علماء کا اجماع ہے کہ صلہ رحمی واجب اور قطع رحمی حرام ہے، امام بخاری و مسلمؒ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

(من كان يومن بالله واليوم الاخر فليكرم ضيفه 'ومن كان يومن بالله واليوم الاخر فليصل رحمه)) (صحيح البخاري 'الادب 'باب اكرام الضيف____الخ 'ح;٦١٣٧))

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ صلہ رحمی کرے ۔''

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص251

محدث فتویٰ